مسجد کی دوسری منزل میں صف بنانے کا طریقہ

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3418

تاریخ اجراء: 20 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 23 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ مسجد کی دوسری منزل پر امام سے آگے یا امام کی سیدھ یعنی برابر صف بنانا کیسا؟ صف اوپر ہے اور اس کی سیدھ میں نیچے امام ہے، شرعی رہنمائی فرمادیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں دوسری منزل پر نماز پڑھنے والوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ امام سے آگے کھڑے نہ ہوں (یعنی، قیام، رکوع، سجود کسی حالت میں ان کا ٹخنہ امام کے ٹخنے سے آگے نہ ہو) اگر امام سے آگے ہوئے تو ان کی نماز نہ ہوگی، اور اگر امام کے برابر، سیدھ میں اس طرح کھڑے ہوں کہ ان کا ٹخنہ، قیام، رکوع، سجود کسی حالت میں امام کے ٹخنے سے آگے نہ ہو تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 483ھ) المبسوط (ج1، ص210) میں اور ملک العلماء ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 587ھ) بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں: ”ولو وقف على سطح المسجد واقتدى بالإمام: فإن كان وقوفه خلف الإمام أو بحذائه أجزأه، لما روي عن أبي هريرة-رضي الله عنه-أنه وقف على سطح واقتدى بالإمام وهو في جوفه؛ ولأن سطح المسجد تبع للمسجد، وحكم التبع حكم الأصل فكأنه في جوف المسجد،۔۔۔وإن كان وقوفه متقدما على الإمام لا يجزئه لانعدام معنى التبعية، كما لو كان في جوف المسجد“ ترجمہ: اگر کسی نے مسجد کے چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کی، تو اگر امام سے پیچھے یا امام کی محاذات میں کھڑا ہوا تو کفایت کر جائے گا، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کی جبکہ امام، مسجد کی نچلی منزل میں کھڑے تھے، اور اس لئے بھی کہ مسجد کی چھت، مسجد کے تابع ہوتی ہے اور تابع کا حکم، اصل والا ہوتا ہے تو گویا کہ اس

نے مسجد کی نچلی صف میں ہی امام کی اقتداء کی، اور اگر وہ مقتدی امام سے آگے کھڑا ہوا تو کفایت نہیں کرے گا کیونکہ اس صورت میں امام کے تابع ہونے والا معنی نہیں پایا گیا، جیسا کہ اگر نچلی صف میں امام کے آگے کھڑا ہوتا تو کفایت نہ کرتا۔(بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل فی واجبات الصلاۃ، ج1، ص146، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام قرق امیر الحمیدی رومی حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 860ھ) فرماتے ہیں: "ولو تقدم قدم الماموم علی قدم الامام قلیلا، قیل لا یجوز کیف ما کان وقیل یجوز مابقیت المحاذاۃ فی شئی من القدم، والاصح ان الاعتبار بالساق والکعب، لان القوام بہ" ترجمہ: اگر مقتدی کا قدم امام کے قدم سے تھوڑا آگے بڑھ گیا تو ایک قول یہ ہے کہ جتنا بھی آگے بڑھے نماز نہ ہوگی اور ایک قول یہ ہے کہ جب تک امام کے قدم سے کچھ نہ کچھ محاذات باقی ہے نماز ہو جائے گی اور اصح یہ ہے کہ اعتبار پنڈلی اور ٹخنوں کا ہے کیونکہ پاؤں کا قیام انہی سے ہوتا ہے۔(جامع الفتاوی، کتاب الصلاۃ، فصل فی الامامۃ، ص130، مطبوعہ بغداد)

سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "جب صرف ایک مقتدی ہو تو سنت یہی ہے کہ وہ امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو مگر اس کا لحاظ فرض ہے کہ قیام، قعود، رکوع، سجود کسی حالت میں اس کے پاؤں کا گِٹّا امام کے گِٹّے سے آگے نہ بڑھے، اسی احتیاط کے لئے امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنا پنجہ امام کی ایڑی کے برابر رکھے۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص201، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net